
OUDH PUNCH
LUCKNOW
WEEKLY

# منیجر کی نہایت ضروری گزارش

## قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible]

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] وی پی [illegible]

(۴) [illegible] اودھ پنچ ایک مشہور [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین [illegible] ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible]

(۵) [illegible] ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] جاری کرا لیں۔ [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے [illegible] حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جو اشتہارات [illegible] اودھ پنچ کا نام نہیں ہے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق نہ ہونگے وہ شائع نہ ہونگے [illegible]

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی طرف لکھے جائیں۔ [illegible] کسی شخص یا قوم کی تنقیص [illegible] نہ ہو۔ فقط

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط [illegible] نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۲۸

# مضامین

(۳۰ اگست ۱۹۳۸ء)

## نگاہ حاسد یا وبائے ٹیکس

مولانا بیخ! بتسلیم حضور حسد و آزار سیہ قوتی و فنا داری جو حسد کے لیے کسی قانون قاعدے کی ضرورت نہیں وہ تو دل کی آگ ہے دل کے ساتھ ہے حاسد کسی کو آرام سے دیکھ نہیں سکتا جیسے پر بشاشت دیکھی اور لگا کھنے لگا اپنی ہی جلی جو جل بھن کے ساتھ جل گئی جیسا کہ ٹیکس بازی بھی کسی قانون قاعدے کی پابند نہیں انکے صدور میں بچے بڑے اپنے بیٹھنے والے آرام سے رہ نہیں سکتے۔ بلی کی طرح اپنی نگاہ والوں کے نوالوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہے جتنا نوالہ اونچا ہوتا ہے اتنی ہی نگاہ اونچی ہو جاتی ہے گویا نظر نگاہ کا سر نوالے میں الجھا ہوا ہے۔ اور یہ حق کی برکت ہے ہیں وہی حال خوش قسمت ہیں وہ جنکے نوالے پر کسی کی نظر نہیں اور جنہیں دعوت نظر رکھنے کا یہ اندیشہ العیاذ۔ دفع نظر بد کی غرض سے پڑھنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ انھوں نے تشخیص کرنے والے جہانت کے اپنے منحوس نظر رکھے ہیں جنکی خاص طاقت دوہری نگاہیں ہر وقت چوٹ کرنے پر تلی رہتی ہیں۔

---

افشاء! یہ بی چنگاری جان کا کروپ ہے معلوم ہوتا ہے آتشدان میں آجکل انہیں حسن کی کمی نہیں جب تو اس جیسی بستی میں بچانے والے ٹنگیاں یا مد ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ صحبت گرم ہے چنگاری کو اپنے حسن سے اور وہ نہ بچ کے یہ ممکن نہیں۔ اچھا بی چنگاری جان، سو کہاں جاتی ہو تو سوچ رہیں پاک کمائی میں ساجھا لگا یا تو جب ہی کہنا اشد اشد پہلے جب ہم ایک جلیبی لے کے گئے تھے تو وہ تھالیاں دیکھ لیں لو ٹھنڈا ہوا ہے۔ بجلی بھی گرم نہیں جو کوئی آئے اور شکر تہ بھی بھرنے کے لیے پا بجنا دیا جائے۔

جھٹ جیب سے پاکٹ بک اور پنسل نکالی اور نمبر ۱۵ مسماۃ چنگاری جان طوائف ۔ نام نشان نوٹ کر لیا۔ انشاءاللہ اخلاقی و مضامین کے پیغام آمدنی کے شریک ہو جائیں گے۔ ۲) حکومت وقت خراب ہے ٹیکس بڑھاتے وقت اخلاقی سبق پڑھاتی ہے کہ نہیں؟

۳) انسپل صاحب۔ حکومت بہت سراسیمہ ہے کہ انسداد مسکرات کے بارے میں کون سا طریقہ عمل اختیار کرے۔ باوجودیکہ انتہا سخت قیود عائد کرنے اور قیمت بڑھانے کے اسکا ذرا برابر انسداد نہ ہو سکا۔ لوگوں کے اخلاق پر نہایت برا اثر پڑتا ہے اور جب کسی کلال کی دکان میں خلل پی کے شن چلانے والے اودھم مچاتے ہیں تو مہذب اور شریف اہل محلہ کو سخت ایذا ہوتی ہے۔ بیرسلانا جیا اخلاق حکومت کی جبین صاف پر ایک بدنما دھبہ ہے غصہ شراب ہی خراب کا انسان کو دیوانہ بناتی ہے۔ اب اسکی ایک بوتل پانچ روپیہ کو بکتی ہے سو باپ کی نیت سے بجز اسکے کوئی چارہ نہیں کہ ایک پر سو کے حساب سے اس پر ٹیکس کا اضافہ کیا جائے اور یہ اضافہ جو ہو وہ سررشتہ تعلیم کے حوالہ کیا جائے تاکہ مال حرام کا مصرف حلال ہی میں صرف ہو۔

علی ہذا القیاس ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں:۔

معزز ممبران۔ میں آپ کے سامنے ایک نہایت ضروری ریزولیوشن پیش کرنے والا ہوں۔ مصلحت وقت اخلاق اہالیان کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم شہری آبادیاں بیں گندہ اور فحش کار زنان بازاری کو دور رکھیں یہ بیماریوں کی جڑ ہیں اور ان سے شریف رہنے والوں کو بہت ایذا ہوتی ہے۔ حق حکومت یا ملک کو ساتھ کرنے کا اختیار ہم نہیں ہے اور صیغہ کا زوالی بھی فرض منصبی ہے لہذا کیوں نہ ہم انکی نصف آمدنی پر ٹیکس وصول کریں۔ آخر اسباب تحصیل پر منحصر مالگزاری ٹیکس لیا جاتا ہے یا نہیں؟ میں تجویز کرتا ہوں۔

(۱) اگر آج سے زنان بازاری اپنے جملہ شغل دور دواخانہ ہر ہفتہ ڈاکٹر کو دکھایا کریں اور ایک رجسٹر رکھیں جس پر ڈاکٹر دستخط کرے کہ ابھی تک اس نار آتش فشاں میں ہیجان ہونے کا اندیشہ نہیں ہوا۔ (۲) ہر روز ایک دوسرے رجسٹر پر ناچنے والے گوہر تک تماشہ دیکھنے والے آتش سیال جوانی سے ہولی کھیلنے والے اگر چاہے کا نشان اور دستخط ثبت کریں اور فیس کی مقدار و تعداد بھی تاکہ اس کیفیت جوش آتشفشاں کی طرح جارم کا نیک لیتا ہے اس سے۔ نیز ہر پیشہ ور زن بازاری سے نصف حصہ سالانہ آمدنی کا ٹیکس میں وصول کیا جائے۔ واضح ہے کہ یہ پاک آمدنی صرف تعلیم میں صرف ہو اسکے سبب یہ وقت زور شور! انہیں کی جان کو روتے ہیں اور یہاں پڑے ہیں ان کی عزت اور دستی کا ذریعہ ہوگی۔

غرض اس سودہ کا پیوند دل کی گدڑی میں لگا کے آگے بڑھے۔

---

(۳) واہ واہ لالہ جنت لال۔ اتنی جلدی بھول گئے۔ آہا بہت خوب ہے۔ گاہکوں کا ہجوم ہے۔ کل تک تو لاکھ میڑ نے والے بھائیوں کے سر پر چڑھ کر رکھے پکارتے پھرتے تھے آج خدا نے یہ دن دکھایا کہ وہ آدمی تمہارے سامنے بیٹھے چٹکیوں پر رنگ پھیر رہے ہیں۔ وہ بالائی کی گھیاں ڈبیاں بھر بھر دھوتی اور کہاں بھی رکھی ہیں ابھی تو کہتے تھے کہ بیری گھر میں خاک نہیں۔ بھئی ٹیکس نہ بڑھنا چاہیئے اچھا معلوم ہوا ہیں بھی یہ سمجھے کہ لوٹا ہمارا کھا اور جلاتے تھے۔ بہت خوب۔ ڈبل ٹیکس ضرور بڑھے گا سنیٹری انسپکٹر کی رپورٹ ہے کہ تم سرکاری بیڑی پر صحت خراب کرنے والی مکھیوں کی مٹی ڈھیر کرتے ہو۔ آوریں سے دھواں بلند ہو کر محلہ والوں کا سر بھاری رہتا ہے۔ اور سنا اس میں پنسہ بیس آدمیوں کا پاخانہ روز بھارا رہتا ہے۔ جائی تنا بڑا کاروبار ہے اتنا وسیع ہے ایسا کارخانہ

زیر سرکاری ٹیکس سے کیوں بچا جائے۔ جہاں شہر کی تجارت گھٹنے کی کیسی صورت ہو کہ جس [illegible] کچھ تو دوں میں [illegible] بھری رکھتا ہے سو گھٹنا کھٹکتا ہے اور جنہیں خیال کرتا کہ یہ تو بھی ٹیکس دار ہیں انہیں سو گھٹنے کا وہ ہرگز جواز نہیں۔ مالکوں کی عام رائے ہے کہ گھٹنے کے تحفظ کی کمی ہوئی اور جو صنعت کے لیے ازبس ضروری ہے۔ ہم کا ضرر صنعت کو [illegible] نہیں ہو سکتا جب تک جاری نہ ہو ٹیکس کی امانت کی جائے [illegible] تو ٹیکس بھی وہ خیال ہے کہ سال میں دس ہزار [illegible] آمدنی ہوگی۔ اچھا بازار عام علاوہ [illegible] آمدنی نہ تیرا آمدنی بتانے کی ضرورت نہیں وہ تو ہم تشخیص کر لینگے۔ آگے بڑھیے

ادھر ہم ہوتے کہ تحریر الاطفال کی ایک تصویر میں سنا ہے کہاں کا [illegible] بھی حرفی ہے۔ کیوں خوش ہے بھی نوجوان۔ [illegible] بھی زمانہ ہے۔ بجا بھی ہے عمر بھی ہے جس [illegible] دیکھیں ان کا رونا سر ہو رہا ہو کہ دوا تاج رہے ہیں۔ [illegible] باز ساتھ ہیں۔ آپ دیکھیے کہ ہم خلوت فطرت کی [illegible] تجارت اور علاج پھر اس نیک اور بابرکت کام میں میونسپلٹی کا کوئی حق نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ ادھر آئیے۔ تیرا سامنے [illegible] والا ہے۔ کمبخت۔ [illegible] لے بیٹھی کیسے کیا ہے بھی چند روز [illegible] میں کہا ہے۔ بچا ٹیکس ضرور بند ہے گا چاہے انگلیاں [illegible] کر لے ملاؤ جیسی بیس روپیہ روز کمانا اور میونسپلٹی کو بھول جانا اسے کیا مستی ہیں۔ اسباب تعیش کی فہرست میں [illegible] بھی اندراج ہو جائے کہاں ہو ایسی [illegible] کیا تندرستی خوش قسمتوں کی کمی ہو [illegible] کے وصول کر لینا کا ٹھیکہ سلامت ہے تو کیا غم ہے۔ عام تباہ و ذلت کا اندیشہ ہی تمام ہے ......... آگے بڑھیے۔

---

اس وقت وہ [illegible] صدی سال [illegible] ٹیکس وصول کیا جاتا ہے پھر بھی [illegible] طرح نہیں ہے ۲۔ [illegible] کا تقاضا [illegible] ہے

لیتا ہے خاص کی ایک شکل ہے کہ کتنا جہاں کا خانہ جہنم جب تک خاک سے نہیں اٹھا [illegible] جگہ نہیں لیتا۔ یعنی تا دم مرگ ایک بالشت زمین بھی وہ مر کے کے قبضے میں نہیں رہ سکتے اتنے حریص ہوتے ہیں ان قبروں [illegible] کے آنکھوں کے ٹکڑے مٹی سے بھرے جاتے ہیں تو نجات ہوتی ہے۔ ما شاء اللہ میونسپلٹی کی چشم آہنی [illegible] ہزاروں [illegible] غنیمت پڑتا ہے بچہ بھی روپیہ سے [illegible] معاف۔

بعض میونسپلٹیاں اس فکر میں ہیں کہ گھر گھر نل میں پانی کی گھڑیاں [illegible] لگا دی جائیں۔ پانی زیادہ صرف ہوتا ہے۔ بھلا پوچھیے زیادہ صرف ہونے کی وجہ کیا [illegible] بھی ہوتا ہے تو کیا برائی ہے۔ ایک گھر سے تمام محلے والے پانی لیجاتے ہیں تو کیا نقصان ہے؟ سڑکوں پر جو نل لگے ہیں ان کا پانی [illegible] رہتا ہے عوض معاوضہ [illegible]۔

---

طرفہ ماجرا سنیے کہ دہلی کی میونسپلٹی [illegible] اور [illegible] ایک روپیہ ٹیکس لگانے کی فکر میں [illegible] ہے [illegible] تو غیر خالص ہے [illegible] "دس شمشیر" [illegible] ٹیکس [illegible] تو تاجروں کی [illegible] پر افسوس [illegible] ہو گی [illegible] ایک روپیہ [illegible] کیا مستی کہ وہ بیچارے وطنی تاجروں کی [illegible] چیز سامان تجارت پر [illegible] جائے گا۔ افواہ گرم ہے کہ اگر یہ تجویز [illegible] سے نکل کے عمل میں [illegible] آگئی تو بازار [illegible] سال دہلی میں [illegible] دکھائی دے گا۔

---

[illegible] سالانہ [illegible] میں [illegible] ہے ہمارا باجا گیس اور سامان زندگی میں [illegible] سامان زندگی ٹیکس سے [illegible] نہیں تو سامان عیش [illegible] ہاں اس مطالبہ کے عوض [illegible] کی طرف سے سامان دینا کے [illegible] رہنے کا سبب [illegible] کیا جاتے [illegible] ٹیکس درست نہیں ہیں۔ کیوں صفائی نہیں ہے۔ [illegible]

---

[illegible] کا خون [illegible] ہے

رائے

[illegible] خیال [illegible]

پنچ۔ حضرت آپکی رائے عجیب نہیں [illegible] بھی میونسپلٹی والے [illegible]

---

# مراسلہ

کوچہ [illegible]۔ دہلی

پنچ بہادر۔ تسلیم۔

جالب صاحب کے اخبار [illegible] میں [illegible] خواتین [illegible] کی کارروائی دیکھی۔ مجھے آج کل کی [illegible] اور [illegible] مستورات کے مقابل میں بیگم [illegible] اور بیگم [illegible] کی [illegible] زیادہ [illegible] معلوم ہوتی ہیں۔

بیگم صاحبہ کی تحریک پر [illegible] کے ذہن میں آ سکتی ہے۔ شاید [illegible] خصوصیت کی بنا پر انہوں نے [illegible]

---

## نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب سید حسن [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] نمبر ۱۵۶ [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

تاریخ [illegible]

[illegible]

وقت حاضری [illegible] بجے سے [illegible] بجے تک

متوفی کی قبر پر پھول چڑھائے جانے کی تجویز پیش کی۔ ابھی تک کسی ممبر یا ملک کے خوشامدی اور اگرچہ پرست سب کے دوسرے لوگوں نے بھی کسی حاکم کی قبر پر پھول چڑھانا جائز نہیں سمجھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس کمی کو اب ممبر صاحب پورا کریں گی۔

"اگر بیاں نہ کردانہ بیچاری تمام کند"

اور یہ اسکا حکومت اور رعایا کو اور حکام کے تعلقات کو بہتر و خوشگوار بنانے کا عمدہ ذریعہ ہوگا۔

بیگم سلطانی ایم۔ آر۔ اے۔ ایس

جواب۔ مجلس خواتین مجگوری کی روداد کی اخبار کے کاغذوں میں چھپی اور سرسری نگاہ سے دیکھی بھی گئی مگر رزولیوشن ہمیں صرف یاد نہیں ہے بیگم مارچ جیش اور بیگم امیر علی کی تجویزوں کے متعلق کوئی رائے دی جائے۔ آپ کو آگہی رائے صاحب معلوم ہوتی ہے تو بسم اللہ عمل کیجئے۔ خدا برکت دے گا اب رہی بیگم صاحب اسٹر کی تجویز کو گورنر کی قبر پر پھول چڑھائے جائیں تو اسمیں کوئی برائی معلوم نہیں ہوتی۔ بیچارے گورنر صاحب طرح طرح کی حالت میں چل بسے یہاں انکے قبر پر پھول چڑھانے والا کوئی نہ تھا مالی کے چڑھائے ہوئے پھولوں میں خلوص کی بو کہاں؟ اگر دل کے احسان سے انکے مزار پر [illegible] میں شک نہیں ہو سکتی ہیں اگر احسان کی قدر دانی سے دو پھول کسی محسن کے مزار پر چڑھ کے گر پڑے تو سمجھنا چاہیے کہ احسان کا وہ بوجھ جس [illegible] کسی قدر ہلکا ہو گیا۔ ہندوستانیوں پر کوئی اعتراض نہ کرے گا کیونکہ یہ لوگ اہل وطن پر مر کر کرنا جانتے ہی نہیں۔

## بحواسین بنام مسز چغتائی بی اے علیگ

ہاں مرزا، سنو۔ تم جو اجھل میں [illegible] بیٹھے ہو کر جب لعنت سے بہشت کی جائے گی تو یہ کلو مجھی اور مولویوں کے خلاف سے کام نکال کے اس کی بڑی ادعیا پر رعب بٹھاؤں گا کہ میاں تم غلطی پر ہو۔ ہندی ایسی [illegible] نہیں تو کچھ دھکا نہیں سکتے۔ تم بیچارے کو [illegible] کی ہوئی ہے۔

کلام پاک میں ایسی زینت دینی سنگار چھپانے سے آزاد کر دی گئی ہے جسکا پوشیدہ رکھنا کسی طرح ممکن نہ تفسیر لکھنے والے سب کے سب اس بات پر جم گئے ہیں خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ اس بات میں اختلاف نہیں کہ وہ کیا چیز ہیں بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اس سے کپڑے مراد ہیں انھوں نے عقل سے کام لیا ہے کیا معنی کہ پوشاک ہے غلاف غلاف پر غلاف چڑھانا فضول ہے کوئی زینت کا برقعہ اوڑھنی ہے کوئی گردن کا ڈوپٹے کا بجز شوہر ہے۔

"ایک مرد آدمی سر ننگا [illegible]"

ابھی پوشاک پر بھی لوگ نہ ہو سکتے ہیں خدا اگر کہتا کہ نہیں پوشاک میں عورتوں کی نگاہوں سے چھپاؤ تو اسکے یہ معنی ہوتے کہ کوئی باندھ کے اچھے کا حکم دیا۔ بادام کی طرح سات تہوں میں لپیٹ دیا۔ مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی طرف سے آنکھ بچانے کے چلنے کا حکم دینے کے بعد لباس یا کھ حصہ کھلا رہ جائے تو کیا مضائقہ ہے مگر ایسا ساماں ہے کہ ضرورت بال کی کھال کھینچنے کی نہیں ہے آیت کے چھپے ٹکڑے میں اور موتی کی لڑی کی طرح ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔ زینت کے چھپانے کا ایک ہی آیت میں دو جگہ ذکر ہے ایک میں زینت کی وہ چیزیں جو چھپانے سے جنہیں مستثنیٰ کی گئی ہیں اور دوسری جگہ جن لوگوں پر سنگار مخفی نہ کیا جائے انھیں تمام نام گنوا دیا ہے مستثنیٰ چیزوں کے ساتھ سینہ پر خمار ڈالنے کا حکم ہے۔ خمار ہے کیا بلا؟ یہ ایک چیز ہے جو منہ چھپانے کے واسطے یا سر کو ہوا لگنے کے لئے عرب کی عورتیں ڈالتی تھیں خواہ اسمیں چہرہ ہے جب ایک شخص پر اوڑھے تو پھر کوئی اسے پہچان نہیں سکتا کبھی یہ خمار پوشاک میں [illegible] ناک بچانے کی خاطر بچاتے اور امیر اور سکھ عرب کے بعض بہادر لڑائی میں چہرہ چھپا کے لڑتے تھے۔ ملک ہی زیرہ کا لقب اسی وجہ سے اوڑھی انکا رہا تھا عرب میں یہ بیج [illegible] نیں ان دو رحمٰن لڑائی میں بالی بی کا ہر طرح رواج کے شریک تھا بڑا نیزہ باز تھا دشمنوں میں سے جس کسی کے جسم پر برچھے کا زخم لگا پاتا ہے یہی کہتے شناکر پچھڑا والا کارے کے ہاتھ سے زخمی ہوئے۔ اگر کوئی شخص اپنے دشمن پر اصلاح حملہ کرے کہ دشمن اسکی صورت دیکھ نہ سکیں گے؟ جابر نا حق بجز ان ہی منہ چھپا کے ہم پر وار کیا ہم پہچان نہ سکے۔ آیت کے معنی بیان کرنے والے کو یہ بات پہلے ہی معلوم رکھنی چاہیے کہ خمار سے مراد منہ چھپانے والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ اسٹر سیان نے جو کہا کہ یہی خمار کا آنچل سینے پر بھی ڈالا ہے یہ مطلب نہیں کہ منہ کھول دیں اور سینہ چھپائیں۔ اور جو کوئی یہ کہتا ہو کہ چہرے کی ٹکیا جیسی گول آنکھیں اور ہونٹ مثلی شامل ہو کھلا رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ بھی خمار کے معنی سے نا واقف ہو گئے سنت کی طرف سے غفلت کی رسم و رواج کی جانب سے ہے پردہ آزادی کی چوہدراہٹ کا جو نشہ ہے وہ بھی اسکی کچھ سمجھ میں نہیں آتا یا جن عورتوں کے سامنے آنے کا حکم دیا گیا۔

## ضرورت ہے

اسپیشل کلاس کی چند جگہ [illegible] رشتی سٹرکی [illegible] گزشتہ [illegible] دیگر مزید ضرورت کے لئے جلد چاہیں کر میدان [illegible] مع دو آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

پتہ: اسپیشل ٹیلیگراف کالج۔ دہلی

اُنکے نام گنوانے کی مصلحت پر بھی اُس نے غور نہیں
کیا۔ میں کہتی ہوں کہ کوئی عورت پنجاب چلی جائے
جیسے بیٹے پوتے کے سامنے نوکر خدمت پھرتی
نہیں بڑی بڑائی ہے کہ گرمی میں دوامن سر سے
سرکا دیتی ہے کہ بوڑھے ہوگئے۔ اگر منھ کھولے بیٹھنے کی
عام اجازت ہوتی تو پھر ان قیود کی ضرورت ہی کیا
تھی۔ معاذ اللہ قرآن میں لا یعنی اور بیکار لفظ نہیں
ہو سکتے۔ خدا خوب واقف ہے کہ عورت اور مرد کی آنکھ
کی نشیلی انکھڑیاں کیا فتنہ برپا کر سکتی ہیں۔ پھول
سے گالوں پر کس طرح مردوں کی نگاہ بھونرا بن کر
رس چوسنے دوڑتی ہے۔ گلابی گلابی ہونٹوں کی
مسکراہٹ کتنے دلوں پر بجلیاں گراتی ہے۔ جتنا
حسن ہے وہ سب صورت ہی میں تو ہے۔ آنکھ
کے خاروں میں وہ کہاں ہے جو کسی دوسرے عضو
میں نہیں۔ مشہور ہے کہ ملحت نے اپنے بیٹے کو
موت کے عالم میں جورو کے چہرے پر نظر
جاتے ہوئے دیکھا۔ آہ کی تو تعریفیں کرنے لگے۔
دیکھا بس کر ایسا ہو کہ تیری جورو کی تیری نظر کا
چوٹ رہ جائے؟

اسی طرح ایک شخص نے کسی عرب سے پوچھا کہ
تمہارے یہاں زنا کی کیا تعریف ہے اُس نے
جواب دیا کہ چھپائی ہوئی نظر اور بوسہ۔ پھر جو اُس نے
یہی سوال کیا تو اُس شخص نے لوک شاستر کے
سبق سنانے شروع کیے عرب کے آگ لگ گئی
گھبرا کے بولا۔ بابا جان کی سوں کی قسم بیٹا نہیں
ہے وہ کچھ حرام زنے کا عمل ہے؟

مرزا نہیں یہ بھی معلوم رہنا چاہیے کہ نکاح کے
ارادے سے اپنی منگیتر کا چہرہ دیکھنے کی پروانگی جو نبی
نے بہت مشکل سے دی ہے مگر قرآن کو فرض
اور ہو وقت کہتے ہو۔ اگر لڑکیوں کے دل محض نہیں
بدنام کرو تو بچے ہیں کہ [illegible] عورت کا
عارضہ ہے یا جذام ہے یا لالی ہے مجبوری کے
عالم میں چہرہ دکھا دیا جائے تو کوئی عیب نہیں۔
مجبوری میں بہت سی ناجائز باتیں جائز ہو جاتی
ہیں۔ اِس سے یہ مطلب نکال لینا بیوقوفی ہے

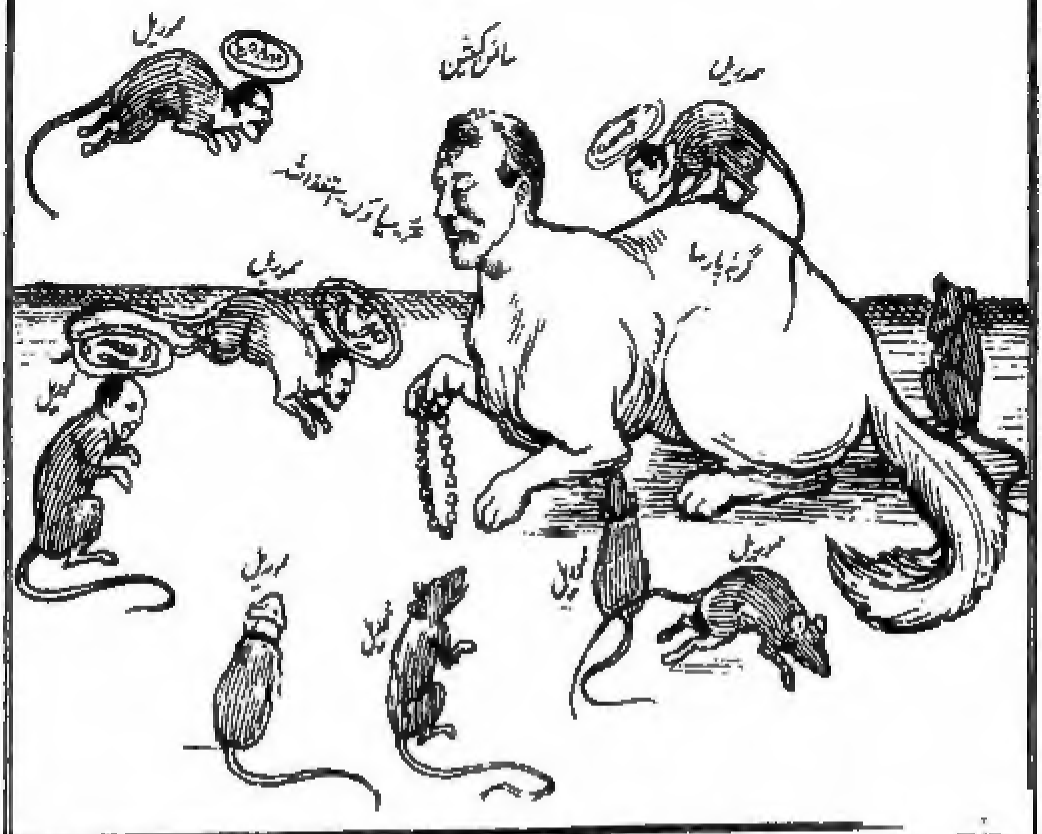
کر چکی کہ ان دنوں یہاں بی لوی کی محفل میں شوقین کو
چہرہ دکھا سا جیسے ایک مشتاق کو دکھایا دیسے [illegible]
کی ہزار خود رسول نے ایسے موقع پر بھی احتیاط
کی ہے۔ یاد کرو وہ واقعہ جب رسول اللہ نے اپنی
پیاری بی بی اور دوسرے مومنوں کی ماں بی بی عائشہ
کو کسی کواب کے جھیلے میں ایک اپنی منگیتر کی صورت
دیکھنے بھیجا تھا اور انھوں نے کہا تھا ارے بیٹا لالہ
دیکھ [illegible] ان میں کوئی خوبی یا فائدہ نہیں دکھائی دی
اس پر حضرت نے فرمایا اپنے دل سے پوچھو تم نے تو
وہ خوبی دیکھی ہو کہ رنگ سا گٹھا گورا ہو گیا ہو گا
بی بی نے عرض کی حضور سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی
مرزا ذرا سی غور کرو۔ اگر منگیتر کو جائز نکاح کے
ارادے سے دیکھ لینے کا دستور عام ہوتا تو کیوں نہ
رسول (قربان جاؤں) خود ہی آنکھ سے دیکھ لیتے
اور عورتوں کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب کوئی غور کرے
غور کر کے دیکھیں یہ حسن کی شمع کے ضمن
دختر ہو ڈھونڈھنے سے نکلیں اور دوسرا فرش پر جلوہ گر ہو
تھا کی روشنی گرہ ہوشیار رہا اور منھ کھلا ساتھ نہیں رہیں
کبھی اختیار نہیں کر سکتیں کہ شوہر کو جیسی کتاب
کی طرح بغل میں دبائے رہتیں کی آنکھ حسن
کی زیارت سے کرتی پھریں۔ مطلب انکے زور سے کبھی
روشن نہیں ہو سکتیں۔ جیسے کہ اگر انکے شوہر بادشاہ
ہیں یہ دنیا تو یہ اجازت شرع قبول نہیں کرتی کیا معنی
کہ آپ کا حکم پورا نہیں ہوتا۔

یہی تہذیب اور یہی آزادی جسکا تقاضا مرزا
صاحب تمہارا دل کرتا ہے اسکا کوئی پہلو شرع میں
جائز نہیں ہے میں نے تمہاری وہ تحریر بھی دیکھی
جس میں تم نے قارت (انکا وکشی) کی بابت یہ
الزام لگائیاں دکھائی ہیں اور حدیث سے غلط
فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے سو ہوش میں
آؤ۔ حمیرا کا اتنا کہنا کہ یہ سودہ میری نوعیت
قارت ہیں (انکا وکشی) ہمیشہ دونوں طرف
ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو حمیرا نے رشک کے مارے کہا تھا
کیا انکے نام بھی حضرت سودہ کو رسول نے بتائے؟
معاذ اللہ یہ بھی کیا کہ ہاتھ ملاؤ۔ وہاں نام جانتے

کی خاص ضرورت تھی۔ دیکھیے تمھیں بے حیا بنا دینا کا
یہ تمہیں ہوا کہ ایک جو بیچ ڈالے آنکھ نے رسول پر حرمت
رکھنے حدیث کی صورت اصلاح ہوئی رسول نے [illegible]
مگر وہ کہتا ہے کہ رسول نے سودہ کے چہرے سے نقاب
اٹھا کے کہا دیکھو یہ میری بی بی سودہ ہیں۔ ارے
اسکے منھ میں خاک۔ اگر میں یہ مان بھی لوں تو بھی
میری دلیل اور مضبوط ہوئی جاتی ہے کیا معنی کہ بی بی
کے گھر میں نقاب کا وجود ثابت ہوا جاتا ہے جس سے
تم انکار کرتے ہو۔ نقاب نہیں تو کیا پردہ ثابت
ہوتا ہے جس سے غیر کو شناخت کرنے میں دشواری
ہو۔ وہ میاں بالکل خوب اپنی تیری ہیں آپ ہی
لڑکھڑا گیا۔ مرزا تم اپنے ان دوست سے میری جان
کی قسم پوچھو کہ اگر چہرہ کھلا رکھنے کا دستور عرب کی بی بیوں
میں تھا تو کیا وجہ ہے کہ دیکھنے والے پہچانتے نہیں
پہچانتے تھے۔ اگر نقاب منھ پر نہ تھی تو کیا چیز پڑی
تھی اگر چہرہ کھلا رکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی تو
نقاب ڈال کے تازہ ہوا کی تنگی سے اُنھیں کیوں
رد کا۔ مجھے افسوس تاریخ میں تو علاوہ نقاب اور
مقنع کے ایک اور پردے کا پتا بھی ملتا ہے جسے
براقع کہتے ہیں یہ مقنع کے اوپر لاحق ہوتا تھا عرب
کی شریف زادیوں میں اسکا رواج جنگ ہے۔
مرزا۔ اگر تم تاریخ کی کتابیں ذری غور سے دیکھو
تو تمہیں معلوم ہو کہ عرب میں لڑکی جوان ہوتے ہی
پردہ کرنے لگتی تھی۔ سیکڑوں جگہ کتابوں میں ہے
وکانت لی بنت عم قد تقنعت و صار تعظم
علقمتی من قبلنا نقیب ہی میری ایک چچا زاد
بہن تھی ایک ہی جگہ ہم دونوں نے پرورش پائی
مجھے اُس سے محبت ہوگئی وہ مجھے چاہنے لگی جب ہم
جوان ہوئے تو اُسے پردہ کرا دیا گیا۔ ہزاروں شعروں
میں پردہ اور برقع کا ذکر ہے۔ کیا تمہیں لیلی اخیلیہ
اور اسکے عاشق کا مشہور شعر

وکنت اذا ما زرت لیلے برقعت

یاد نہیں جو اُس نے حمیر صاحبہ کے دربار میں پڑھا
جب میں نے لیلی کو دیکھا تو اُس نے جھپٹ سے برقع
منھ پر ڈال لیا۔ اور اس امر سے انکار کیا کہ وہ مجھے




تسبیح مصلے ہاتھ میں بندہ ہے داؤں گھات میں

صورت حال

میں کرتی ہوں یہ عہد پروردگار
نہ چوہوں کا ہرگز کروں گی شکار

صورت استقبال

وہ بلی کی دعوت عداوت ہوئی
کہ چوہوں پہ آفت قیامت ہوئی

خاطر عاشق نے کبھی بھی بغیر برقع کے دیکھا تھا
وہ مجبور تھا جو کہتا ہو کہ جب اُس نے مجھے دیکھ لیا
تب میں نے برقع منہ پر ڈالا اور [illegible]
اے ہے تم اشعار کے مدینہ قرآن عربی فارسی سب
جانتے بیٹھے ہو میں بیچاری الف کے نام گھٹنا گر بھی
نہیں جانتی۔ پھر بھی میں دعوے سے کہتی ہوں کہ
وہ حصہ جسے لکھنؤ کے میاں "پنچ" چہرے کی ٹکیا
کہتے ہیں آنکھیں اور رخسار عرب میں کبھی عام طور کے
کھلا نہیں رہا۔ فقیہوں نے اجازت دی کہ ضرورت ہو
تو منگیتر اپنی منگیتر کا چہرہ دیکھ سکتا ہے مگر اسکا رواج
بھی نہ تھا ..........

.......... یہ مسئلہ غور بھی [illegible]
کی ٹکیا برقع کی [illegible] رہنی چاہیے گر
[illegible] کے [illegible] جائے تو عجب نہیں۔
کیا تمہیں "عذرا" اور "عزہ" کا قصہ بھی یاد ہے
کہ ایک مشہور شاعر نے اپنے قصیدے کی تشبیب میں
"عزہ" کی آنکھوں اور گالوں کی تعریف نظم کی اسکے
جانی کو غصہ آیا۔ جس پر آنکھیں نکالنے لگا کہ شاید
تم اسکے سامنے چلی گئیں۔ جس تھی ہوشیار نے کہا
ایک کام کرو۔ میں اپنی سہیلی "عذرا" کو تیرے پاس
بھیجتی ہوں وہ کہے گی میں "عزہ" ہوں اگر وہ پہچانے
اور انکار کرے کہ تو "عزہ" نہیں ہے تو تم جانو کہ [illegible]
شاعر سے [illegible] تو ہوتے ہی ہیں۔

مرزا۔ اگر عرب کی عورتیں "چہرے کی ٹکیا" کھولے
پھرتیں تو شاعر "عزہ" اور "عذرا" میں ضرور فرق
کرسکتا وہ خیالی تصویر ہے عزہ کے حسن کی شہرت
سن کے عاشق ہوا تھا عذرا اور عزہ میں امتیاز نہ
کرسکا۔ "عذرا" کو "عزہ" سمجھ کے میٹھی میٹھی باتیں کرتا رہا
"عزہ" کی آنکھیں کسیقدر نیلی اور غلافی تھیں۔
"عذرا" کی آنکھیں بڑی تھیں اس نے تشبیب میں عزہ
کی آنکھیں بڑی دکھائیں۔ حالانکہ یہ سب ایک ہی
جگہ کے رہنے والے تھے۔

مرزا۔ عرب کی تاریخ میں چہرے کی ٹکیا انہیں
عورتوں کی لوگوں نے دیکھی ہوگی جو آزاد تھیں یا جنکا
قبیلہ [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible]

یا جن کا چلن اچھا نہ تھا۔ یا ابھی بات۔ [illegible]
کے تخیل اور خیال ہرگز اس قابل نہیں کہ تم انہیں
اپنی دلیل کی سند میں پیش کرو۔ مرزا۔ اگر تم ہندوستانی
عورتوں کے خیر خواہ ہو تو انہیں شریفوں کا چلن سکھاؤ۔

مرزا۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ عرب کی لڑکیاں
جب تک بیاہی نہیں جاتیں اسوقت تک ماں باپ
کے اختیار میں رہتی ہیں مگر ایک دفعہ شادی ہونے
کے بعد خود مختار ہو جاتی ہیں۔ ان عورتوں میں
طلاق تو ایک معمولی سی بات ہے۔ بس نکاح
کے بعد طلاق ہوا اب وہ آزاد ہیں جس سے چاہیں
رشتہ جوڑیں۔ اپنے اختیار سے وہ دوسرے کا ہو کر
چہرہ دکھا گئیں [illegible] ماں باپ پھر کوئی علاقہ
نہیں رکھتے۔ یہ تمہاری عنایت ہے کہ [illegible]
خریدار [illegible] کی فہرست مختصر کرنے کیلئے
"اضطرار" کے عام طور میں یہ فعل داخل کر لیا۔ وہ
[illegible] کے گرانے کا چلن کسوٹی ہے جس پر تمہیں کے
لائق سونا [illegible] سے پاک کیے
ہوئے نہیں رکھ سکتا جبکہ رسول نے اکثر بیان فرمایا
اور حدیثوں کی کتابوں میں محدثوں نے جمع کیا۔
تمہیں اپنے مطلب کے موافق بہت سے واقعات
"اغانی" میں ملینگے۔ اغانی کا مصنف کوئی شریف نہ تھا
اس نے بڑی بڑی شریف زادیوں پر بہتان باندھے
ہیں۔ اُسنے کتاب اسی لیے لکھی تھی۔ اسے گویے
شرابی [illegible] مردوں اور عورتوں کی تلاش تھی کہ
صحیح کچھ غلط روایتیں کتاب میں کر کے [illegible] کا ایک
مجموعہ پیش کر دیا۔

شریف زادیوں کے واسطے وہی کافی ہے جسکا
رسول نے تعلیم کی۔ اگر اغانی کے قصے سچ ہوں تب بھی
وہ آیت حدیث نہیں ہو سکتے۔

میں دعا کرتی ہوں کہ میری بے نقاب بیگم [illegible]
کے جوش میں [illegible] بھی ہیں اپنے حواس پر قابو [illegible]
میں نے ریاست دہلی میں ننگی [illegible]
کی تصویر دیکھی۔ جوان جوان [illegible] آگے جا
[illegible] قدرت کا مطالعہ اور شرم کا منہ کالا
کر رہی ہیں۔ ایک مرد دوسرے [illegible]

آ تمہیں خدا [illegible] جانتا اس نے کیوں [illegible]
اختیار کی یہ کیوں اس جامہ میں ننگا ہوا۔ جو تہذیب
کا سبق ادھورا نہ رہتا۔
میں دیکھتی ہوں کہ بات بڑھی اور ہندوستان
میں آزادی پھیلی تھا اسکا انجام بھی یہی ہوگا۔ [illegible]
[illegible] حسن [illegible] عشق ہے۔ میں [illegible]
[illegible] مثل مشہور ہے اب کیا فکر کروں۔ اگر
کسی نے پھر [illegible] کیا جائے گا۔

راقم [illegible]

بدنصیبی

# پنچ ل خدا - خدا ل پنچ

## بی بی کے بیاہ کی تقریب اور سائمن کمیشن کی شرکت

[illegible] ایک [illegible] نقل کی ہے
ایک شخص مدینہ میں رہتے تھے جن کا نام تھا [illegible]
[illegible] ان کو بڑا شوق تھا کہ اپنی [illegible]
[illegible] حج کرتے جائیں اور تین دن میں مدینہ پہنچ
آئے۔ بی بی [illegible] ایک [illegible] ساز
کی [illegible] اتفاق کی بات ہے
[illegible] صاحب حج کو گئے تو وہاں بیمار پڑ گئے اس
زمانے میں [illegible] بہت دیر ہوئی۔ بی بی
کو خیال ہوا کہ میاں کی [illegible] ساز بھی
سمجھا کہ [illegible]
[illegible] تھا [illegible] آئے [illegible] کی خاطر
گل [illegible] جائے۔ قضا [illegible] سے مہلت پا کے
گھر آئے دروازہ اندر سے بند تھا [illegible]
کہ بی بی کا [illegible] کسی سے کھلوانا
دروازہ کھلا [illegible] لوگوں کو [illegible]
زمانے میں [illegible] کا کام [illegible]
ڈھول پیٹے اور [illegible] بجانے لگے۔ [illegible] نے
[illegible] اور مبارک سلامت کا غل [illegible]
[illegible] صاحب کی گلی میں [illegible]
[illegible] رنگ [illegible]
[illegible] پوچھا گیا [illegible]

بروں کا پیارا وہ رنگ جنت ہو سکتا ہے! اپنے گوشۂ تنہائی
اودن ساز صاحب لکھنؤ بھاگ کے پیچھے سے ہوتے
آئے۔ وزیر بھائی کیوں کھینچا تانی کرتے ہو خدا کے لیے
یہ بتاؤ کہ حاضر کروں۔ آخر اس ہنگامے سے کیا
فائدہ؟ انھوں نے جواب دیا کہ دوست کسی کی بھیک
یہاں دادرسی سے کوئی کام نہیں چلتا نہیں تب
لے پھر گٹھڑی اٹھا لی گئی جو تھانے میں پنجڑوں نے
قبل بچا لیا:۔

واہ میاں واہ ری بلیاں بگڑ گئیں
واہ میاں واہ ساری رنڈیاں بگڑ گئیں

اودن ساز صاحب بچڑ بڑا کے [illegible] بولے کہ
"وزیر بھائی یہ مرا [illegible] پچاس اشرفی [illegible] اللہ
اب جان بچوڑو" وزیر صاحب نے فرمایا خیر یہی سہی
کبھی کا دیا ساتھ لیتے جایئے۔ میرا گھر خالی کیجیے۔ یہ
کہہ کر کے شور مچایا کہ یہاں سے دور ہو کچھ مل گئی
تھی۔ ہو چکی۔ لو یہ انعام۔ میاں اودن ساز کی چنیا
رنڈی آگئی [illegible] کے اپنی راہ چلتے ہوئے۔

سائمن کمیشن لندن کا کام کر کے گیا ہے نہیں معلوم
مزاج درست ہے یا نادرست مگر یہاں کی اودن ساز
کونسلوں نے اسکی منصوبت [illegible] کی [illegible]
[illegible] اپنا ہی فرض کر دیا ہے [illegible]
کمیشن سے موافق نہیں۔ ایک مخالف کمیٹیوں
کے نتائج [illegible] کی مرضی سے [illegible]
رہے لہذا سائمن کمیشن کیا سب سے ہی لوگوں کا
اچھا نہیں ہے۔ خود کانگریس ابھی تک [illegible]
یہ اصرار کر رہی ہے ماشاء اللہ [illegible] کہیں [illegible]
[illegible] کے گر پڑنے والوں کو اس ساز باز کے [illegible]
[illegible] کمیشن کے [illegible]
پڑا۔ واہ میاں واہ ساری رنڈیاں بگڑ گئیں کی صدا
بلند ہو۔

## پولیٹکل شطارت

لکھنؤ کے ایک رئیس کا رفیق بڑے سرے کا شاطر
تھا ہر کام میں اپنے فائدہ کی صورت کسی نہ کسی طرح
نکال لیتا تھا ایک دن رئیس نے عقیق کا نگینہ
بنوانے کو دیا اور کہا مرزا صاحب کپتان گنج کے کونے پر
ایک حکاک رہتا ہے ان کے یہاں چلے جائیے
اور یہ نگینہ کھدوا لائیے وہ فی حرف ایک روپیہ لیتا ہے
آپ سات روپیہ لیجیے ہمارا نام کھدوا لیجیے "محمد حسین"
یہ سات حرف ہیں۔ مرزا صاحب روپیہ اور نگینہ
لے کر چلے۔ رئیس نے [illegible] کہا آپ بھی دیکھیے
دیکھیں مرزا کیا کارستانی کرتے ہیں [illegible]
پیچھے ہو لیا۔ مرزا حکاک کی دکان پر پہنچے۔
السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ بھئی یہ نگینہ
ہے نام کندہ کرنا ہے۔
حکاک:۔ آپ جانتے ہیں کہ میں ایک حرف کا
ایک روپیہ لیتا ہوں۔
مرزا:۔ ہاں ہاں یہ لو روپیہ اور اس نگینہ پر "محمد
حسین" کندہ کر دو سات حرف ہیں۔
حکاک:۔ واہ حضرت یہ تو عجیب نام ہے۔
مرزا:۔ تمھیں نام سے کیا کام تم اپنی اجرت سے
کام رکھو۔ مگر بھائی ابھی تیار کر دو میں لے کے جاؤں گا
سرکار کا تاکیدی حکم ہے ٹل نہیں سکتا۔
حکاک:۔ [illegible] تشریف رکھیے کندہ کیا کروں۔
گھنٹہ میں دیر نہ لگے گی۔ ابھی تیار کروں گا۔
مرزا صاحب دکان کے پٹرے پر بیٹھ گئے
حکاک نے نگینہ پر کندہ کرنا شروع کیا اور نام
کھودنے لگا جب "حسین" میں ایک نقطہ کھودنے لگا
تو مرزا نے ہاتھ پکڑ لیا۔
مرزا:۔ ٹھہرو جی "حسین" کی "سین" کا نقطہ "س"
کے پیٹ میں دے دو۔ اوپر نہ دو۔
حکاک حیرت سے دیکھنے لگا۔ مرزا نے فرمایا دیکھو بھئی
میں خبردار بھی ہوں نہیں کہتا ہوں نقطہ اوپر نہ دینا
سین کے پیٹ میں لگا دینا۔ تمھارا کیا نقصان
ہے تم جس طرح کھود چکے؟ کہو ہاں! نقطہ دو گے؟
کہو ہاں اب کہتا ہوں میری خاطر سے اوپر نہ دو
سین کے پیٹ میں دے دو۔ چار و ناچار حکاک نے
نون کے پیٹ میں نقطہ دے کے مہر حوالے کی اور نہایت
سے ایک روپیہ میں الا الاپنے جیب میں رکھا۔
کہو اب سات حرف اور روپے چھ روپیہ۔

کچھ اسی قسم کی شطارت سے حکومت ہند بھی کام لے
رہی ہے۔ سر ہارکورٹ بٹلر گورنر اودھ [illegible] گورنری
کی بیل منڈھے چڑھی [illegible] یہاں وہ نقطہ [illegible]
گورنر ہوئے یہاں میعاد پوری کر کے یہ برما بھیجے
گئے اسی طرح نقطہ سین کے پیٹ میں آیا۔ ایسا
[illegible] گورنری پر نظر عنایت ہوئی وہ [illegible] سب
پنجاب میں [illegible] یہ لوگ [illegible] کی ایک چال
ہے [illegible] جیسے [illegible] کے سر پر نقطہ دینے کا
وقت آیا تو حکاک سے فرمائش ہوئی نقطہ سین
کے پیٹ میں دے دو [illegible] ہے
دنیا اور [illegible] ہے

کسی کی مہر کا [illegible] نام ہوتا ہے
کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے

اودھ کی گورنری کے پیٹ میں نقطے کی ضرورت ہے
[illegible] پانچ سال کے [illegible] میں ہوتے مگر [illegible]
کی خدمت [illegible] دیکھو پنجاب میں پانچ [illegible]
[illegible] ہوتے [illegible] پانچ برس کا [illegible]
ایک [illegible] کیا کہنا! اب [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] نہیں۔
بٹلر صاحب کے [illegible]
چال [illegible] کمیشن [illegible] گیا [illegible]
کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
ختم ہو جائے گی پانچ برس کی میعاد ہی کیا [illegible]
وصل [illegible] بغیر [illegible] بفضل خدا اور بطفیل
[illegible] پانچ برس [illegible] صوبہ کی قومیت کا
احساس [illegible] ہو جائے تو ایک کمیشن اور
[illegible] بٹلر صاحب کا کمیشن [illegible]
[illegible] ہند کے [illegible]
ہند کی [illegible] کانفرنس کے مقابلے میں مطالبہ
کر رہی ہے بٹلر کمیشن ان مطالبات میں دخل دینے سے
انکار کرتا ہے لہذا [illegible] کمیشن [illegible] کیا جائے تمام
کیا جائے [illegible]
اور رئیس [illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۰ء    رجسٹرڈ نمبر اے ۳۰۴    جلد ۔۔ نہم

اودھ پنچ لکھنؤ

شاعری جزو ایست از پیغمبری

# غذائے روحانی

## معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب سے

حصہ دوم مین مصنف نے
اساتذہ فن کے علم سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ظریف
یعنے
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
...
منظوم سفرنامۂ عراق
...
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی
...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھنچ گیا ہے

## اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہو کتاب اور سمجھ لینے کے بعد ... نہایت صاحت ... کتاب مین لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین ... استاد خود تعلیم ... یادگار ہی سے کام نکال سکتے ہین ... علاوہ ... کتاب مین ملیگا ... مصنف نے ... روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ... قیمت ...
حصہ اول ... فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔    المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ